یہود کے خصائل و مزاج

ڈاکٹر غلام علی خان ☆

Israel has a marvelous historic background in the Ibrahimic religions. God gave them great honor and made them leader of the world nations, and they were being called darling of the God by themselves. A strong and powerful empire of Judea was established the Prophet Dawood and his son Prophet Soleman. With the passage of time infringement of believes made their behavior and conduct bad. A large number of Prophets were being sent towards them to show them the right path. The present article comments and criticize on their attitudes by different Prophets of the Bible and eventually some punishments by the God are being narrated. Analysis tells us that how the Israel lost their prestige and honor and how God made them deprived from the leadership of the whole mankind.

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاق کی ذریت میں تین بڑے الہامی مذاہب یہودیت، نصرانیت اور اسلام منظر عام پر آئے، حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا۔ (عبرانی میں اس کا مطلب ہے اللہ کا بندہ) ان کے بارہ بیٹوں میں سے سب سے بڑے چوتھے نمبر کے بیٹے یہودہ کی نسل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد جب سلطنت دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوئی تو یہ خاندان اس ریاست کا مالک ہوا جو یہودیہ کہلائی جبکہ بنی اسرائیل کے دیگر قبیلوں نے اپنی الگ ریاست بنائی جو سامریہ کہلائی جو بعد میں مصریوں کے ہاتھوں ختم ہوئی۔ اس نسل کے اندر کاہنوں، ربیوں اور احبار نے اپنے اپنے خیالات ورجحانات کے مطابق عقائد و رسوم اور مذہبی ضوابط کا جو ڈھانچہ صدہا برس میں تیار کیا اس کا نام یہودیت ہے۔

یہ ڈھانچہ چوتھی صدی ق م سے بننا شروع ہوا اور پانچویں صدی بعد مسیح تک بنتا رہا۔ اللہ کی طرف سے نبیوں اور رسولوں کا ایک وافر حصہ ان لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوا لیکن تمام اعزازات کے

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات جامعہ پنجاب، لاہور

باوجود اللہ کے رسولوں کی لائی ہوئی ہدایت کا بہت تھوڑا عنصر یہودیت میں شامل ہے۔قرآن نے ان کے لیے ''الذین ھادوا'' کہہ کر خطاب کیا ہے جہاں بنی اسرائیل سے خطاب ہے وہاں بنی اسرائیل کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خیر امت کا مقام دے کر ساری دنیا کے لوگوں پر فضیلت دی

يٰبَنِيٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَ اَنِّيۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ (۱)

اے اسرائیل کی اولاد میری اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر میں نے کی کہ تمہیں جہاں کے لوگوں پر میں نے فضیلت دی

بے شمار جلیل القدر انبیاء ان میں مبعوث فرمائے۔حضرت داؤد وسلیمان علیہما السلام جیسے بادشاہ پیغمبروں کے دور میں انہیں بے انتہا ترقی دی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر کے ذریعے انہیں فرعون کی ذلت آمیز غلامی اور بیگار سے نجات دی۔دورانِ سفر آسمانی خوان نازل کیے قدم قدم پر ان کی لغزشوں سے صرف نظر کیا لیکن اللہ کی طرف سے عنایات کے بدلے نافرمانی، بے وفائی، بے دینی ،تکفیر انبیاء، قتل انبیاء جیسے گھناؤنے افعال کے مرتکب ہوئے۔

بنی اسرائیل اپنے صدیوں پر پھیلے ہوئے ایک مستقل کردار کے سبب آج بھی اقوام عالم میں بالکل مخصوص قسم کے اخلاق وکردار کی مالک ہے اور صدیوں تک ملنے والی مختلف سزائیں، رسوائیاں اور ذلتیں بھی اس قوم کے خصائل نہ بدل سکیں، اس مضمون میں بنی اسرائیل اور یہودیوں کے ان خصائل کا ذکر کیا جائے گا جو صدیوں کے حالات میں ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی اور بائبل وقرآن کا ان کے کردار پر تبصرہ ان کے ماضی وحال کا آئینہ دار ہے۔

یہود کے اخلاقی تنزل پر انبیاء بائبل کا تبصرہ

ہوسیعؑ نبی نے اس عہد (۷۴۱ ق م) کی اخلاقی حالت کو یوں بیان فرمایا:

اس سرزمین کے بسنے والوں سے خداوند کا جھگڑا ہے کیونکہ ملک میں نہ راستی ہے نہ شفقت، نہ خداشناسی، کوسنے اور جھوٹ بولنے اور خون اور چوری اور حرام کاری کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ وہ پھوٹ نکلے ہیں اور خون پر خون ہوتا ہے۔اس لیے یہ سرزمین ماتم کرے گی اور ہر ایک جو اس میں رہتا

ہے جنگل کے جانوروں اور ہوا کے پرندوں سمیت ناتواں ہو جائے گا۔ (۲)

یسعیاہ نبی کا بیان

☆ سن اے آسمان اور کان لگا اے زمین کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں نے لڑکوں کو پالا اور پوسا۔ پر انہوں نے مجھ سے سرکشی کی بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدھا اپنے صاحب کی چرنی کو لیکن بنی اسرائیل نہیں جانتے۔ میرے لوگ کچھ نہیں سوچتے۔ آہ خطا کار گروہ، بدکرداری سے لدی ہوئی قوم۔ بدکرداروں کی نسل، مکار اولاد جنہوں نے خداوند کو ترک کیا۔ اسرائیل کے قدوس کو حقیر جانا اور گمراہ و برگشتہ ہو گئے۔ تم کیوں زیادہ بغاوت کر کے اور مار کھاؤ گے۔

☆ تمام سر بیمار ہے اور دل بالکل سست ہے۔ تلوے سے لے کر چاندی تک اس میں کہیں صحت نہیں۔ فقط زخم اور چوٹ اور سڑے ہوئے گھاؤ ہی ہیں جو نہ دبائے گئے نہ باندھے گئے۔ تمہارا ملک اجاڑ ہے۔ تمہاری بستیاں جل گئیں۔ پردیسی تمہاری زمین کو تمہارے سامنے نگلتے ہیں۔ وہ ویران ہے گویا اسے اجنبی لوگوں نے اُجاڑا ہے۔ (۳)

☆ ان کے جشن کی محفلوں میں بربط اور بین اور بانسری کا زور ہے۔ لیکن وہ خداوند کے کام پر غور نہیں کرتے اور اس کے ہاتھوں کی کاریگری کو نہیں دیکھتے۔ اس لیے میری قوم اسیری میں مبتلا ہو گئی ہے کیونکہ وہ علم نہیں رکھتی۔ ان کے عزت والے بھوکوں مرتے اور عوام پیاس سے خشک ہوئے جاتے ہیں اس لیے دوزخ نے وسعت اختیار کر لی اور اپنا منہ بے اندازہ پھاڑ دیا ہے۔ ان کے شان و شوکت والے اور عوام اور تمام فخر کرنے والے اس میں جا پڑیں گے۔ (۴)

☆ ان پر واویلا ہے جو مے پینے میں زور آور نشہ کی چیزیں ملانے میں طاقتور ہیں، جو رشوت کی خاطر بدکاروں کو صادق ٹھہراتے ہیں اور صادقوں سے ان کا حق چھین لیتے ہیں۔ سو جس طرح آگ بھوسی کو کھا جاتی ہے اور جلتا ہوا بھونسا بیٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح ان کی جڑ بوسیدہ ہو گی اور ان کی کلی گرد کی طرح بیٹھ جائے گی کیونکہ انہوں نے رب الافواج کی شریعت کو ناجائز ٹھہرایا اور اسرائیل کے قدوس کے سخن کو ذلیل جانا۔ (۵)

دوفسادوں کے بارے انتباہ کا قرآنی ذکر

وَ قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا (٦)

ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو اس بات پر بھی متنبہ کر دیا تھا کہ تم دومرتبہ زمین میں فساد عظیم برپا کرو گے اور بڑی سرکشی دکھاؤ گے۔

چنانچہ پہلے فساد پر حضرت داؤد علیہ السلام نے یوں تنبیہ فرمائی۔

☆ ''انہوں نے ان قوموں کو ہلاک نہ کیا جیسا خداوند نے انہیں حکیم دیا تھا بلکہ ان قوموں کے ساتھ مل گئے اوران کے سے کام سیکھ گئے اوران کے بتوں کی پرستش کرنے لگے جو ان کے لیے پھندا بن گئے بلکہ انہوں نے اپنے بیٹے بیٹیوں کو شیاطین کے لیے قربان کیا اور معصوموں کا یعنی اپنے بیٹے اور بیٹیوں کا خون بہایا......

اس لیے خداوند کا قہر اپنے لوگوں پر بھڑکا اور اسے اپنی میراث سے نفرت ہوگی اور اس نے ان کو ان قوموں کے قبضے میں کر دیا اوران سے عداوت رکھنے والے ان پر حکمران بن گئے۔ (۷)

بنی اسرائیل کے انتہائی نافرمانی اور سرکشی کے اعمال کے بعد آخری لمحات میں یرمیاہ نبی نے اپنا فرض نبھایا اور فرمایا:

خداوند یوں فرماتا ہے کہ تمہارے باپ دادا نے مجھ میں کون سی بے انصافی پائی جس کے سبب سے وہ مجھ سے دور ہو گئے اور بطلان کی پیروی کر کے باطل ہوئے...... میں تم کو باغوں والی زمین میں لایا کہ تم اس کے میوے اوراس کے اچھے پھل کھاؤ مگر جب تم داخل ہوئے تو تم نے میری زمین کو ناپاک کر دیا اور میری میراث کو مکروہ بنایا...... جس طرح چور پکڑا جانے پر رسوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسرائیل کا گھرانہ رسوا ہوا وہ اوراس کے بادشاہ اور امراء اور کاہن اور (جھوٹے) نبی جو لکڑی سے کہتے ہیں کہ تو میرا باپ ہے اور پتھر سے کہ تو نے مجھے جنم دیا۔ انہوں نے میری طرف منہ نہ کیا بلکہ پیٹھ کی۔ پر اپنی مصیبت کے وقت وہ کہیں گے کہ اُٹھ کر ہم کو بچا، لیکن تیرے وہ بت کہاں ہیں جن کو تو نے اپنے لیے بنایا؟ اور وہ تیری مصیبت کے وقت تجھ کو بچا سکتے ہیں تو اُٹھیں، کیونکہ اے یہوداہ) جتنے تیرے شہر ہیں اتنے ہی تیرے معبود ہیں۔ (۸)

☆ یروشلم کے کوچوں میں گشت کرو اور دیکھو اور دریافت کرو اسی کے چوکوں میں ڈھونڈو

اگر کوئی آدمی وہاں ملے جو انصاف کرنے والا اور سچائی کا طالب ہو تو میں اسے معاف کر دوں گا...... میں تجھے کیسے معاف کروں۔ تیرے فرزندوں نے مجھے چھوڑا اور ان کی قسم کھائی جو خدا نہیں ہیں۔ جب میں نے ان کو سیر کیا تو انہوں نے بدکاری کی اور پرے باندھ کر قحبہ خانوں میں اکٹھے ہو گئے۔ وہ پیٹ بھرے گھوڑوں کی مانند ہوئے ہر ایک صبح کے وقت اپنے پڑوسی پر ہنہنانے لگا۔ خدا فرماتا ہے کیا میں ان باتوں کے لیے سزا نہ دوں گا اور کیا میری روح ایسی قوم سے انتقام نہ لے گی۔ (۹)

قوم بنی اسرائیل ہر لحاظ سے پست اخلاق کی مالک ہو چکی تھی۔

ان کے انبیاء کے تاسف اور تنبیہ پر مبنی تبصرے اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ تباہی ان کا مقدر بن چکی تھی۔ حزقی ایل نبی نے یروشلم کو خطاب کر کے اس کے مکینوں کے کردار پر بات کی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"اے شہر، تو اپنے اندر خونریزی کرتا ہے تا کہ تیرا وقت آ جائے اور تو اپنے لیے بت بناتا ہے تا کہ تجھے ناپاک کریں...... دیکھ اسرائیل کے امراء سب کے سب جو تجھ میں ہیں مقدور بھر خونریزی پر مستعد تھے۔ تیرے اندر انہوں نے ماں باپ کو حقیر جانا۔ تیرے اندر انہوں نے پڑوسیوں پر ظلم کیا۔ تیرے اندر انہوں نے یتیموں اور بیواؤں پر ستم کیا۔ تو نے میری پاک چیزوں کو ناپاک جانا اور میرے سبتوں کو ناپاک کیا۔ تیرے اندر وہ ہیں جو چغل خوری کر کے خون کرواتے ہیں تیرے اندر وہ ہیں جو بتوں کی قربانی سے کھاتے ہیں تیرے اندر وہ ہیں جو فسق و فجور کرتے ہیں۔ تیرے اندر وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے باپ کی حرم شکنی کی۔

تجھ میں انہوں نے اس عورت سے جو ناپاک حالت میں تھی مباشرت کی۔ کسی نے دوسرے کی بیوی سے بدکاری کی۔ کسی نے اپنی بہو سے بدذاتی کی اور کسی نے اپنی بہن، اپنے باپ کی بیٹی کو تیرے اندر رسوا کیا۔ تیرے اندر انہوں نے خون ریزی کی تو نے بیاج اور سود لیا۔ اور ظلم کر کے اپنے پڑوسی کو لوٹا اور مجھے فراموش کیا...... کیا تیرے ہاتھوں میں زور ہو گا جب میں تیرا معاملہ فیصل کروں۔ ہاں میں تجھ کو قوموں میں تتر بتر کروں گا اور تیری گندگی تجھ میں سے نابود کر دوں گا اور تو قوموں کے سامنے اپنے آپ میں ناپاک ٹھہرے گا اور معلوم کرے گا کہ میں خداوند ہوں۔ (۱۰)

اصلاح کا آخری موقع

حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو آخری موقع فراہم کیا اور حضرت مسیح علیہ السلام نے واشگاف الفاظ میں ان پر تنقید کی اور اصلاح کی بھرپور مساعی سرانجام دیں لیکن ظالموں نے انہیں بھی راستے سے ہٹانے کی بھرپور کوششیں کیں۔

انجیل متی میں حضرت مسیح علیہ السلام کا علماء یہود سے خطاب یوں لکھا ہے:

اے ریا کار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ ایک کو مرید کرنے کے لیے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہو چکتا ہے تو اسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔ اے اندھے راہ بتلانے والے تم پر افسوس! جو کہتے ہو کہ اگر کوئی مقدس کی قسم کھائے تو کچھ بات نہیں لیکن اگر وہ مقدس کے سونے کی قسم کھائے تو اس کا پابند ہوگا۔

اے احمقو اور اندھو، سونا بڑا ہے یا مقدس؟ جس نے سونے کو مقدس کیا۔

اور اے ریا کارو، تم پر افسوس کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر تو زور دیتے ہو پر تم شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیتے ہو۔

لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔

اے اندھے راہ بتلانے والو! جو مچھر کو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہیں۔

اے ریا کار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس کہ تم پیالے اور رکابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو مگر اندر سے وہ لوٹ اور ناپرہیزگاری سے بھرے ہیں۔ اے اندھے فریسی پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کر............اے ریا کارو! تم پر افسوس کہ نبیوں کی قبریں بناتے اور راست بازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانے میں ہوتے تو نبیوں کے خون میں ان کے شریک نہ ہوتے اس طرح سانپو! اے افعی (کالے ناگ) کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے۔ (۱۱)

بنی اسرائیل کی خدا پرستی سے غفلت اور غیر اسرائیلی دیوتاؤں سے متعلق رسومات اور بدعات اختیار کرنے پر عموس پیغمبر نے اسے خدا کے خلاف جرائم میں شمار کیا ہے اور خدا تعالیٰ کی آتش غضب کو بھڑکانے کا سبب بتایا ہے ان گناہوں کے نتیجہ میں جو سزا انہیں ملنے والی تھی عموسؑ نبی نے اس کی مختلف تصویریں کھینچی ہیں۔

وہ فرماتے ہیں:

میں نے خدا کو قربان گاہ پر کھڑے دیکھا اس نے (کسی فرشتے سے) کہا ''دروازہ کی اوپر کی چوکھٹ کو مار کہ دونوں بازو ہل جائیں اور اس کو ان کے سروں پر توڑ ڈال اور میں ان کے آخری آدمی تک کو تلوار کی زد پر رکھوں گا جو ان میں سے بھاگے گا وہ بھاگ نہ سکے گا اور جو بچ نکلے گا وہ رہائی نہ پائے گا اگر وہ پاتال میں بھی گھس جائیں تو میرا ہاتھ ان کو نکال کر لائے گا اور اگر آسمان پر بھی چڑھ جائیں تو میں ان کو نیچے کھینچ لاؤں گا اگر وہ (کوہ) کارمل کی چوٹی پر بھی اپنے آپ کو چھپالیں تو میں ان کو تلاش کر کے باہر نکال لاؤں گا اور اگر وہ میری نظروں سے سمندر کی تہہ میں بھی جا چھپیں تو میں (تہہ میں رہنے والے) افعی کو حکم دوں گا وہ ان کو ڈسے گا اگر وہ قیدی بن کر اپنے دشمن کے سامنے جائیں گے تو میں تلوار کو حکم دوں گا اور وہ ان کو قتل کرے گی اور میں ان کی طرف نگاہ بد کروں گا اور نیک نظر نہ کروں گا۔(۱۲)

انبیاء بنی اسرائیل کے ان اقوال پر تبصرہ کرتے ہوئے سید مودودیؒ رقم طراز ہیں ''اس زمانے میں یہودیوں سے شریعت کی اصل روح یعنی ایمان، صداقت، دیانت، عدل، انصاف اور پاکیزگی اخلاق رخصت ہو چکی تھی۔ حرام خوری، حرص و طمع، ظلم و جفا اور بے حیائی و بدکاری نے ساری قوم کو گھیر لیا تھا ان کے حاکم ظالم، ان کے پیشوا ریاء کار، ان کے سردار خائن اور ان کے غلام معصیت پیشہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے شریعت کے الفاظ اور ظاہری رسوم و شعائر ہی کو اصل شریعت سمجھ لیا تھا اور اس معنوی حقیقت کو فراموش کر دیا تھا جو ہر شریعت حقہ کے احکام میں مقصود اصلی ہوتی ہے۔ (۱۳)

یہود کا عروج و زوال

اقوام عالم میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جو مقام بلند عطا فرمایا تھا اس سبب سے اپنے بارے میں ان کا زعم یہ تھا کہ وہ خدا کے چہیتے ہیں:

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ (۱۴)

یہود و نصاریٰ کہتے ہی کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔

دراصل بنی اسرائیل کی ریاستیں ایک طویل عرصہ کی منظم حکومت اور بیرونی حملوں کی عدم موجودگی میں کافی خوشحالی اور کامرانی سے دور چار تھیں اور اس کے نتیجہ میں ان کے اعلیٰ طبقہ میں مختلف طرح کی

برائیاں جو اقتدار اور دولت کے ساتھ مخصوص ہیں در آئی تھیں اس لیے خدا کی چہیتی قوم ہونے کے سبب ان کے عقیدہ آخرت میں بھی بگاڑ آ گیا تھا۔

وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (۱۵)

وہ کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز چھونے والی نہیں ہے الا یہ کہ چند روز کی سزا مل جائے تو مل جائے۔

طبع قلوب

عقیدہ وخیال کے بگاڑ کے باعث ان کے طرزِ عمل میں کس قسم کا بگاڑ آیا قرآن کریم میں ارشادِ باری ہے۔

وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلاً مَّا يُؤْمِنُوْنَ . (۱۶)

وہ کہتے ہیں ہمارے دل محفوظ ہیں۔نہیں اصل بات یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑی ہے۔اس لیے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

سید مودودیؒ نے ان کے رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''یہ وہی بات ہے جو تمام ایسے ہٹ دھرم لوگ کہا کرتے ہیں جن کے دل ودماغ پر جاہلانہ تعصب کا تسلط ہوتا ہے وہ اسے عقیدے کی مضبوطی کا نام دے کر ایک خوبی شمار کرتے ہیں حالانکہ اس سے بڑھ کر آدمی کے لیے کوئی عیب نہیں ہے کہ وہ اپنے موروثی عقائد وافکار پر جم جانے کا فیصلہ کرے خواہ ان کا غلط ہونا کیسے ہی قوی دلائل سے ثابت کر دیا جائے۔ (۱۷)

قرآن کریم نے ان کے جملہ جرائم پر تبصرہ فرمایا:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلاً. (۱۸)

آخر کار ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا اور متعدد پیغمبروں کو ناحق قتل کیا۔ اور یہاں تک کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں۔ حالانکہ در حقیقت ان کے باطل پرستی کے سبب سے اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا ہے اور اسی وجہ سے یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

قساوت قلبی

پیغمبرانہ دعوت و ہدایت سے اعراض برتنے کی ایک وجہ جو قرآن کریم میں بیان کی گئی وہ ان کی سنگدلی بھی تھی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَهِیَ کَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً. (۱۹)

آخر کار تمہارے دل سخت ہو گئے پتھروں کی طرح سخت بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔

ہدایت الٰہی سے محرومی اور لعنت خداوندی

عہدِ رسالت میں عرب کے یہودی علماء جان چکے تھے اور ان کی زبانوں تک سے اس امر کی شہادت ادا ہو چکی تھی کہ آپ نبی برحق ہیں اور جو تعلیم آپ لائے ہیں وہ وہی تعلیم ہے جو پچھلے انبیاء لاتے رہے ہیں۔اس کے باوجود انہوں نے جو کچھ کیا وہ محض تعصب،ضد اور دشمنی حق کی اس پرانی عادت کا نتیجہ تھا جس کے وہ صدیوں سے مجرم چلے آرہے تھے۔

ارشادِ باری ہے:

کَیۡفَ یَهۡدِی اللّٰهُ قَوۡمًا کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِهِمۡ وَ شَهِدُوۡۤا اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ وَّ جَآءَ هُمُ الۡبَیِّنٰتُ وَ اللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ. (۲۰)

کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمت ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں۔

چنانچہ ان پر اللہ نے لعنت فرمائی قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ مَنۡ یَّلۡعَنِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ نَصِیۡرًا. (۲۱)

ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے پھر تم اس کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

پھر قرآن کریم نے انبیاء علیہم السلام کی طرف سے یہود پر لعنت کا ذکر بھی فرمایا ہے:

لُعِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ ذٰلِکَ

بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ . (۲۲)

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہوگئے تھے اور زیادتیاں کرنے لگے تھے۔

غضبِ الٰہی

وہ بدنصیب قوم جسے اللہ نے بے مثال اعزازات سے نوازا اپنے کرتوتوں کے سبب اللہ کے غضب کا شکار ہوگئی بنی اسرائیل پر غضب الٰہی سے متعلق چند آیات درج ذیل ہیں۔

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِىْ وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِىْ فَقَدْ هَوٰى. (۲۳)

کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے تمہیں عطا کیا۔ اور اس میں زیادتی نہ کرو۔ کہ پھر تم پر میرا غضب اُترے گا اور جس پر میرا غصہ اترا سو وہ مارا گیا۔

لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ. (۲۴)

اور تم اچھی طرح جانتے ہو ان کو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن سے متعلق زیادتی کی تو کہا ہم نے ان سے ہو جاؤ بندر ذلیل۔

مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ. (۲۵)

وہ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر ناراض ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُ وْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ. (۲۶)

لازم کی گئی ان پر ذلت جہاں بھی پائے جائیں۔ سوائے عہد اللہ کے اور سہارے کے اور کمایا انہوں نے اللہ کا غضب اور لازم کر دی گئی ان پر محتاجی۔ یہ اس واسطے کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیات کا اور قتل کرتے رہے ہیں انبیاء کو ناحق۔ یہ اس واسطے کہ نافرمانی کی انہوں نے اور حد سے نکل گئے۔

خدا کی چہیتی اور اللہ کی زمین کی وراثت کی دعویدار قوم کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل اقوام کے ہاتھوں ذلت سے دوچار کیا اور پھر دو ہزار سال تک پوری دنیا میں بکھری قوم عظمت رفتہ پر آنسو بہاتی رہی۔

مولانا مفتی محمد شفیع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

یہود پر ذلت وخواری لگی ہی رہے گی مگر صرف دوصورتوں میں وہ اس ذلت سے بچ سکتے ہیں ایک اللہ کا عہد مثلاً نابالغ مرد/عورت ہونے کی بنا پر بحکم خداوندی وہ قتل وغیرہ سے مامون ہیں۔ دوسرے ''بحبل من الناس'' یعنی لوگوں سے معاہدہ صلح کی بناء پر ان کی ذلت وخواری کا ظہور نہ ہو۔ اس جگہ الفاظ قرآن بحبل من الناس ہیں جو مومن وکافر سب کو شامل ہیں۔ (۲۷)

غرض دنیا کی ہر سازش اور بے خدا تحریک کے پس پردہ یہودی تھے جنہوں نے پوری انسانی دنیا کو غلام بنانے کی منصوبہ بندی کی۔ (۲۸)

تحریک صیہونیت اور فری میسن تحریک اس کی مثالیں ہیں۔اس کے نتیجہ میں دنیا کے ہر خطہ میں یہ لوگ معتوب ٹھہرے اور ان کے لٹریچر کو بھی جلایا جاتا رہا اور انہیں بھی اس سرزمین سے دیس نکالا دیا جاتا رہا۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار.

حواشی

(۱) البقرۃ۲:۱۲۲
(۲) کتاب مقدس: بائبل سوسائٹی، لاہور، س ق ہوسیاہ:۱ تا۴
(۳) کتاب یسعیاہ:۱:۱تا۷
(۴) کتاب یسعیاہ:۵:۱۲تا۱۴
(۵) کتاب یسعیاہ:۵:۲۲تا۲۴
(۶) بنی اسرائیل ۱۷:۴
(۷) زبور:۱۰۶:۳۴تا۴۱
(۸) یرمیاہ:۲:۵، ۲۸
(۹) یرمیاہ:۵:۱:۹
(۱۰) حزقی ایل:۲۲:۳:۱۶
(۱۱) انجیل متی:۲۳:۱۵تا۲۴
(۱۲) عموس:۹:۱تا۴
(۱۳) مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، یہودیت قرآن کی روشنی میں، ص ۸۷، لاہور ادارہ ترجمان القرآن، لمیٹڈ، طبع سوم، ۱۹۹۵ء
(۱۴) المائدۃ۵:۱۸
(۱۵) البقرۃ۲:۸۰
(۱۶) البقرۃ۲:۸۸
(۱۷) مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، لاہور، سورۃ البقرۃ حاشیہ۹۴، جلد اول، ادارہ ترجمان القرآن لمیٹڈ، لاہور
(۱۸) النسآء۴:۱۵۵
(۱۹) البقرۃ۲:۷۴
(۲۰) آل عمران۳:۸۶
(۲۱) النسآء۴:۵۲
(۲۲) المآئدۃ۵:۷۸
(۲۳) طٰہٰ۲۰:۸۱

(۲۴) البقرة ۲:۶۵

(۲۵) المآئدة ۵:۶۰

(۲۶) آل عمران ۳:۱۱۲

(۲۷) محمد شفیع، مفتی، مولانا، معارف القرآن، ربانی بک ڈپو، جلد دوم، ص ۱۵۲ دہلی

(۲۸) بحوالہ عبدالرشید ارشد، وثائق یہودیت، جوہر آباد، النور ٹرسٹ، س۔ن

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆